بسم الله الرحمن الرحيم

إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم راكعون

(القرآن)

اشهد ان عليًا ولي الله

نداء الشيعة

تالیف :

سرکار آیت اللہ العظمیٰ الحاج میرزا عبد الرسول احقاقی مدظلہ العالی

ترجمہ

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ السید محمد ابو الحسن الموسوی المشہدی

ادام اللہ ظلہ الشریف

دار التبلیغ الجعفریہ

پوسٹ بکس نمبر ۱۵۲۵

اسلام آباد : پاکستان

الأوحد
موقع الأوحد
Awhad.com

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولایت امیرالمومنینؑ روح ایمان واسلام ہے اور تمام عبادات کا مرکز و محور ولایت امیرالمومنین ہے۔

خداوندقدوس نے جس قدر و ولایت کی تاکید کی ہے اور کسی امر کی اتنی تاکید نہیں فرمائی یاایھاالرسول بلغ ماانزل الیک من ربک وان لم تفعل فمابلغت رسالتہ کی آیت اس کی اہمیت کو واضح کرتی ہے بدقسمتی سے مذہب مقدس میں استعماری مزدور شیعہ علماء کے بھیس میں گھس آئے ہیں جو آئے دن اپنی شاطرانہ چالوں سے مومنین کو صراط مستقیم سے بھکانے کی سعی ناپاک کرتے رہے ہیں انہی مزدوُں استعمار میں شیخ خالصی عراقی بھی ہوا ہے اس دشمن دین نے شیعیت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ آج بھی اس کے دسترخوان کے نمک خوارمذہب کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ رسالہ ھذا اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے

سرکار قدوۃالفقہاءالمجتھدین آیت اللہ العظمیٰ المولیٰ الحاج میرزا عبدالرسول احقاقی ادام ظلہ ۱۳۷۵ قمری آج سے چوالیس برس قبل تحریر فرمایا تھا اس وقت چونکہ بحث مستحب کے عنوان سے ہوئی تھی لہذا سرکار نے اسی پہلو سے گفتگو فرمائی اجتہاد زمانے کے حالات کے مطابق کیا جاتا ہے لہذا سرکار دام ظلہ نے موجود صورت حال کے مطابق شہادت ثالثہ کے مطابق مفصل بیان بھی جاری فرمایا جو کہ ان کی شہرہ آفاق کتاب مستطاب الولایت سے ہم پیش کرر ہے ہیں۔

شہادت ثالثہ کے متعلق آیتہ اللہ میرزا عبدالرسول احقاقی دام ظلہ کا بیان حقیقت ترجمان

احتجاج طبرسی میں قاسم بن معاویہ بن عمار سے ایک تفصیلی حدیث شہادت ثالثہ کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امامؑ فرمایا۔ عرش، کرسی، لوح، شہپر جبرئیلؑ آسمانوں، زمینوں، سورج، چاند، پہاڑوں، اور چشموں پر لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ لکھا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی شخص لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے حتمی طور پر علی ولی اللہ بھی ساتھ کہے۔ بنابریں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ احادیث تواتر سے بھی زیادہ ہیں کہ علیؑ کا مبارک نام ہر جگہ ہر وقت عرش خدا سے لے کر درہائے بہشت اور شہپرہائے جبرئیل اور سلمانؓ و ابوذرؓ کی عبادتوں تک اللہ اور رسول کے نام کے ساتھ پیوستہ رہا ہے۔ اور جہاں اور جب بھی توحید و رسالت کی شہادت دی گئی۔ وہاں حتماً" علی ولی اللہ کی شہادت کے ساتھ ان دو شہادتوں کو مکمل کیا گیا۔

پس شہادت توحید و رسالت کے بعد کسی بھی جگہ شہادت علی ولی اللہ کے مبارک کلمہ کو بجالانا قابل تردید و اشکال نہیں ہے اور مومن اثناء عشری اور شیعہ جعفری کو کسی جگہ بھی اس مبارک نام علیؑ کو ترک کرنا سزا وار اور شائستہ نہیں ہے بلکہ خلاف محبت و ولایت ہے اور جب امام نے فرما دیا کہ جب بھی تم میں سے کوئی شخص لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے تو علی ولی اللہ بھی ضرور کہے۔ تو پھر اشکال کرنا اور شیطانی وسواس کو دل کی طرف راہ دینا امام کی مقدس بارگاہ کے ساتھ بے ادبی اور سرکشی ہے اور ایسے سرکش ل

شرعی تکلیف مخفی نہیں ہے اس جگہ پر ہم قم مقدسہ کے مرجع عالی قدر علامہ اجل بزرگوار آیتہ اللہ شیخ عبدالنبی عراقی اعلیٰ اللہ مقامہ کا ایک کلام نقل کرتے ہیں۔ جن کی جملہ تالیفات نہایت ہی بیش بہا اور قیمتی ہیں آپ نے اپنی کتاب الہدایہ فی کون الشہادت بالولایتہ فی الاذان و الاقامتہ جزء کسائر الاجزاء (یعنی کتاب الہدایہ جس میں علی ولی اللہ کی جزء اذان و اقامت ثابت کیا گیا ہے) ص 37 میں ان کی تقریرات سے منقول ہے کہ میری جان کی قسم فقہی مسائل میں کم ہی ایسے احکام ہیں جن کے دلائل قوت و متانت میں علی ولی اللہ کی شہادت پر دس سے زیادہ احادیث وارد ہیں میرا اختیار یہ ہے کہ کلمہ مبارکہ علی ولی اللہ اذان اور اقامت کا جزء ہے اور اس بات کی طرف سندالاعلام میرزا محمد حسنؒ نے کتاب الجواہر میں ارشاد فرمایا ہے کہ اگر فقہاء اصحاب نے اتفاق نہ کیا۔ ہوتا تو یہ دعویٰ لائق تحسین ہے کہ علی ولی اللہ اذان و اقامت کا جزء ہے۔ میں نے کتاب ندائے شیعیان میں 93 سے زیادہ علماء و مجتہدین کے نام بیان کئے ہیں۔ جنوں نے اذان و اقامت میں علی ولی اللہ کہنے کی تاکید کی ہے۔ حتیٰ کہ بعض علماء مثلاً" آیتہ اللہ شیخ مرتضیٰ آل یاسینؒ جو کہ نجف اشرف کے درجہ اول کے مراجع میں سے ہیں۔ انہوں نے نماز میں بھی شہادت رسالت کے بعد شہادت علی ولی اللہ کی اجازت دی ہے اور فرمایا ہے کہ حضرت والدؒ اور حضرت برادرؒ بھی اس بات سے اتفاق رکھتے ہیں کہ اذان و اقامت میں علی ولی اللہ بلا قصد جزئیت مشروع ہے بلکہ میری تحقیق یہ ہے کہ علی ولی اللہ کی شہادت نماز میں بھی مستحب ہے۔

ولایت ازدید گاہ قرآن جلد 1 ص 49 ص 50 ص 51 مطبوعہ ۔ تبریز جمہوری اسلامی ایران

امید ہے یہ مختصر رسالہ انشااللہ مومنین کے لیے بہت مفید ثابت ہو گا

واللہ ولی التوفیق

سید محمد ابوالحسن موسوی

مدیر اعلیٰ دارالتبلیغ الجعفریہ اسلام آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم○

الحمدللہ خالق الخلق و صاحب العزوالکرامہ وصلی اللہ علی محمد الذی بعثہ الرسالہ واقامہ فی سائر العوالم فی الا دا مقامہ والصلوۃ والسلام علی علیؑ امیر المومنین الذی خصہ بالولایتہ والخلافہ والامامتہ ' وجعل الشھادۃ بولایتہ رمزاً للایمان وروحا للارکان وزینتہ للا ذان والاقامتہ و علی آلھما و اولاد ھما الطیبین الطاھرین اولیاء الحق و شفعا یوم القیامہ ولعنتہ علی اعدائھم ' منکریھم اصحاب الشمال واخوان الحسرۃ والندامتہ

کلمہ اشھدان علیا" ولی اللہ درحقیقت اصول دین اسلام سے ہے۔ جبکہ دیگر مسلمان فرقوں میں سے کچھ افراد کے انکار کے باعث یہ صرف تشیع کے اصول میں سے شمار ہوتا ہے۔ غدیر خم کے واقعہ اور قرآن مجید کی آیت شریفہ انما ولیکم اور دوسری بے شمار آیات و حدیث ایسی بھی ہیں جس میں کسی کے انکار کی گنجائش باقی نہیں رہتی تشیع کے نزدیک یہ کلمہ ارکان ایمان میں اور ایسے مسلمات میں سے ہے کہ جس کے اثبات کے لیے کسی علیحدہ دلیل و برہان کی ضرورت نہیں ہے بنو امیہ کے ظالم حکمرانوں اور بنی عباس نے اپنے سارے دور حکومت میں جو سارے کے

سارا دور ظلم و ستم جوروتعدی اور گھناؤ نے جرائم سے عبارت ہے۔ اس خوف سے کہ ان کے مقام و مرتبہ کوزوال آجائے گا۔

اس کلمہ مبارکہ پر دبیز پر دے ڈالے رکھے اور ایک طویل مدت تک عام مسلمانوں سے مخفی و مستور رکھا مسلمانوں میں سے چند محدود افراد کے علاوہ کوئی بھی اس کلمہ طیبہ سے واقف نہ تھا یہاں تک کہ بحکم خداوندی الحق یعلو ولا یعلیٰ علیہ اور بمطابق آیتہ شریف واللہ متم نورہ و لو کرہ الکافرون یہ آفتاب حقیقت رفتہ رفتہ مجازی دبیز بادلوں سے باہر آیا۔ یہ درخشاں ستارہ ایران کے افق سے طلوع ہوا اور بالآخر عباسی دور حکومت کے وسط میں ولایت کے نازنین وجود کی شکل اختیار کی اور نہایت سنگین غاصبان کابوس کو دور کر دیا امت اسلامیہ میں اپنی شان و شوکت سے ظاہر ہوا۔

مذہب مقدس تشیع کے پیشوا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے دور میں خواص شیعہ میں یہ کلمہ اذان واقامت میں ضرور پڑھا جاتا تھا اور مخفی طور پر بہ صورت تقیہ ہاتھوں ہاتھ سینہ بہ سینہ ایک سے دوسرے تک پہنچتا رہا اور یہ سلسلہ بادشاہان دیلمی اور خصوصاً شہریارن صفوی، شکراللہ سعیھم کہ دور حکومت میں روشن و آشکار ہوا ان کے زمانے میں جب دور تقیہ ختم ہوا ظلم جور کے بادل چھٹے تو باقاعدہ اذانوں میں اور مختلف لوگ اپنے گھروں کی چھتوں پر اس کا اعلان کرنے لگے یہ درخشاں ستارہ سلطنت عبدالحمید عثمانی اور مرحوم ناصرالدین شاہ قاچار رحمتہ اللہ علیہ کی سعی بلیغ کے نتیجہ میں عراق عرب کے مقدس مقامات کے میناروں پر باقاعدہ اشھد امیرالمومنین علی ولی اللہ

اذان و اقامت کہا جانے لگا۔

تا ہم یہ سب کچھ حضرت صادق علیہ السلام کے فرمان کے مطابق شیعہ مراجع اور اثناء عشری فقہا کرام کی طرف سے مسلسل تاکید مزید کی وجہ سے انجام پاتا رہا۔ اس طرح یہ کلمہ شریف شہادتین کے زمرے میں داخل ہونے کی نیت سے نہیں بلکہ بنیادی رجحان اور اثبات شہادتین قرار دیا۔ الحمد للہ رب العالمین مکتب جعفری کے پیروکاروں کی جانفشانی اور مسلسل جدوجہد کامیاب ہوئی۔ اور اس وقت کئی بار لوگوں کے کانوں میں صدائے ملکوتی اشہدان امیرالمومنین علی ولی اللہ گونجتی ہے۔اور یہ کلمہ طیبہ ہر لمحہ ہر گھڑی کرہ ارض پہ گونج رہا ہے حتی کہ برادرن اہل تسنن اس کلمہ مبارکہ کے سننے کی عادت ہو گئے ہے۔ لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ابھی حال ہی میں بعض لوگ آذربیجان کے علاقوں میں ولایت کے مقدس کلمہ کو اذان میں پڑھنے میں احتیاط پر عمل کررہے ہیں بلکہ واضح ہو کہ یہ منفی عمل ہے اور اسے احتیاط نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ یہ وسوسہ اور روح کی بیماری ہے تمام شیعہ خواہ وہ عرب علاقوں میں جیسے عراق شام یمن اور خلیج فارس کے علاقے اور خواہ عجم کے علاقوں کے شیعہ جن میں پاکستان ہندوستان انڈونیشا کے شیعہ بھی اپنے ہاں اذان و اقامت سے اس کلمہ کو حذف نہیں کرتے۔ درحقیقت اس کا انکار دستر خوان مقدس سے نمک حرامی ہے اور تلخ و تیز کی قسم کی احتیاط صرف آذربیجانی ملاؤں میں ہے۔ اور مٹھی بھر افراد میں جو اس لیے ملاؤں کی آندھی تقلید کررہے ہیں بعض ایسے ملاں جو خود کو شیعوں میں خود کو جھوٹ موٹ کا شیعہ ظاہر کرتے ہیں۔ انہوں نے چند افراد سے مل کر ایک پارٹی بنالی

ہے جس کا مقصد علی ولی اللہ کو اذان و اقامت سے حذف کرنا ہے۔ اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ برادران اہل سنت سے جلب منفعت حاصل کریں اور ان کو اپنے ساتھ ملائیں اور ان سے یگانگت رکھیں۔

ہم یہ کہتے ہیں ہمارا موقف تو یہ ہے کہ ان مٹھی بھر افراد پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے کہ لاکھوں بے گناہوں کا خون بہایا گیا ہے لاکھوں بے گناہ شیعہ تنگ و تاریک زندانوں میں وطن سے دور جان بحق ہوگئے۔ لاکھوں شیعہ خواتین بیوہ اور بچے یتیم و بے آسرا ہو کر در در کی ٹھوکریں کھائیں بالاخر ہم اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئے اتنی ساری عظیم قربانیوں کے بعد اشھدان علی ولی اللہ ۔ منبر اور میناروں کی زینت بنا۔ حتیٰ کہ کویت کی انتظامیہ تجارت عدالت اور دیگر تمام معاملات برادران اہل سنت کے ہیں ان کے مقابلہ میں شیعہ کمزور اور محکوم ہیں۔ اس کے باوجود حضرت مستطاب آیت اللہ العظمیٰ مولانا الحاج میرزا علی احقاقی حائری مدظلہ کے حکم پر دو مساجد میں دو بڑے بلند مینار جو علویہؑ اور حیدریہؑ کے نام سے مشہور ہیں ان میناروں پر نصیب نہایت طاقتور لاوڈ سپیکروں کے ذریعہ اشھدان علی ولی اللہ فجر ظہر اور مغرب کے وقت پورے کویت میں گونج رہا ہے اور اب تک کسی برادران اہل سنت کی مخالفت سننے میں نہیں آئی۔ اور انہوں نے اس نام مبارک کے خلاف احترام کا دامن نہیں چھوڑا ان تمام تفصیل کے باوجود مرد ذلیل نے تشیع کے بھیس میں کہا کہ ہم فقط اسلام کے اتحاد واتفاق کے لیے اس عبارت کو حذف کررہے ہیں۔ اس اتفاق و اتحاد ناحق کو ختم ہونا چاہیے جو علی علیہ السلام کے نام مقدس کو چھوڑنے پر قائم ہوتا ہے علی کا نام مقدس ایسا ہے جس کی

معرفت ہر مسلمان پر فرض ہے اور اُس کی معرفت خدا کی معرفت اور رسولؐ کی معرفت کے زمرے میں ہے اور اس کی پہچان کے بغیر شریعت اسلامی اور مسلمانوں کے اعمال باطل ہیں۔

جب تک مال جان اور عزت آبرو پر کوئی آنچ نہ آتی ہو اور قانون تقیہ کا تقاضاموجود نہ ہو حق کے پیروکاروں پر واجب ہے کہ اپنی تمام تر طاقت کے ساتھ فروغ حق کے کوشاں رہے اور مخالف کے جاہلوں کو خواب غفلت سے بیدار کریں اگر کوئی آج کے اس آزاد اوز مناسب حالات میں بھی حق کے فروغ میں کوتاہی کرے اور اسے کوئی مخفی رکھے اور اس اسلامی فریضہ کی بجا آوری میں جو کہ تشیع کے لیے امتیاز ہے اگر اجتناب کرے توکب امربالمعروف پر عمل کرے گا۔

حضرت علی علیہ السلام کا نام مبارک اور ولایت کی گواہی فقہائے شیعہ کے نزدیک ثابت ہے لیکن در حقیقت شیعہ کے امامؑ کے نزدیک اور ان کی نظر میں تمام فرائض واجبات کی روح ہے اگر کوئی شخص اس کلمہ طیبہ کو زبان پر جاری کرنے سے احتراز کرے یا بخل سے کام لے تو یقیناً" اس کی ذات اور اصلیت میں کوئی گڑ بڑ ضرور ہے ہاں اور کوئی جو اپنے آپ کو شیعہ ظاہر کرتا ہے اور مقام ولایت کلیہ الیہ کے سامنے سرجھکانے سے قاصر ہے تو بقول شاعر

نظر پاک ببا در کہ شود قابل فیض
نطفہ پاک ببابد کہ شود قابل فیض
ورنہ ہر سنگ و گل لولوومرجاں نشود

فیض حاصل کرنے کے لیے نطفہ پاک چاہیے ورنہ ہر مٹی و پتھر لولو مرجان نہیں ہوتے

انھا لکبیرۃ الاعلی الخاشعین بلکہ ہر نمازی جب جلدی میں اختصار سے نماز پڑھنا چاہے تو بھی اس کو چاہے کہ علی ولی اللہ کو حذف کرنے کی بجائے دوسرے مستجات کو مختصر یا حذف کرے' کیونکہ علی ولی اللہ کو کا دوسرے مستجبات پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

شیعہ اثنا و عشریہ کو چاہے کہ شہادتین کے بعد بغیر کسی وسوسہ و خدشہ کے اشہدان علی ولی اللہ پڑھیں اور اس سلسلہ میں مختلف بیمار ذہنوں اور ضیعف الایمان مولویوں پر کوئی توجہ نہ کرے۔ مصروفیات کی کثرت ضیاع وقت اور نماز میں جلد بازی اور وحدت اسلام کا بہانہ اسلام اور تشیع کے منصف کے سامنے عذر موجاہ نہیں ہے بلکہ یہ عذر لنگ ہے ولایت علیؑ کے مخالفین مکرو فریب سے اپنے کام میں مصروف ہیں۔ اور اس طرح دنیا کے مختلف حصوں میں ان کے عقیدہ فاسد کو پذیرائی ملی ہے بعض غافلان مذہب جعفری اذان و اقامت سے نام مقدس علی ولی اللہ حذف کرتے ہیں یہ لوگ پاک سیرت غیور شیعہ مجاہدین کی قربانیوں کو نا صرف ضائع کر رہے ہیں بلکہ خدا متعال کے مقصد اور رسالت کے مبارک مقصد کو بھی روک رہے ہیں۔ فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ کی شکل اور لطف ربانی سے حقیقت آشکار ہوئی۔ اس طرح شیعہ کے بے ادب مولوی نے شیعہ کے مرکز روحانی جعفری یعنی عراق میں علی ولی اللہ کی حرمت کا اعلان کیا کہ اگرچہ بقصد مستحب یا ترجیح ہی کیوں نہ ہو اس کے نتیجہ میں ایک عظیم تحریک نے اپنی لپیٹ میں

لے لیا۔ مخفی نہ رہے کہ صرف مکتب تشیع میں اختلاف اور ایک دوسرے سے دوری اور گروپ بندی اور علما امامیہ وفقہا اثنا عشری کو تقسیم کرنے کے لیے سمندر پار سے ہر سال اور ہر ماہ باقاعدگی سے پیسہ بھی وصول کیا جارہا ہے۔ اور مال و دولت مختلف ذرائع سے کبھی خفیہ اور کبھی ظاہر طور پر مختلف پلید عناصر کو حاصل ہورہی ہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ شیعیان اہل بیتؑ کے درمیان نفاق اور تخریب کاری کی ضرب کاری پھیلاتی جاتی ہیں۔ وہابیوں کے ریال اس سیم وزر کے علاوہ ہیں۔ جنہوں نے جلتی پر تیل کا کام کیا ہے۔ اس طرح ایک مذہبی انقلاب کے لیے راہ ہموار کی گئی ہے اور قیادت فساد مفاد اغیار کی جانب سے تشکیل دی گئی۔ سازش پر کام کررہے ہیں۔ اور شیعہ اثنا عشری کے حساس ترین مسئلہ پر دست درازی کی ہے۔ ان مفسدین نے چاہا کہ اسلام کے شاہوار کے ساتھ بھی مقابلہ کریں۔ لیکن بغیر کسی وقفہ کے اور جھجک کے اس کی طرف سے ایسی کاری ضرب لگی کہ اس کے نتیجہ میں ذلت و رسوائی کے گہرائیوں میں جاگرے اور عالم اسلام کی طرف سے اس مرد فساد کا مذاق اڑایا گیا۔ مراجع تقلید شیعیان عالم ایران و عراق نے اس عنصر ناپاک پر حملہ کیا اور ان میں سے بعض فقہا کرام نے یہاں تک فرمایا کہ ولایت علیؑ امیرالمومنین کی گواہی نماز کے تشہد میں بھی خالی از رجحان نہیں اور انہوں نے اس سلسلے میں کئی کتابیں اور رسائل تالیف فرمائے۔ اور اس شیعہ نما وہابی کو پھر خاص وعام کے سامنے رسوا کردیا۔ اور اس کی شہوانی آرزوں اور دنیاوی خواہشات کے محلات جن کی بنیاد دنیا پرستی اور عدوات اہل بیتؑ پر رکھی گئی تھی اینٹ سے اینٹ بجادی اور اسے تاراج و منہدم کردیا۔

با آل علیؑ ہر کہ درافتاد برافتاد

چراغیرا کہ ایزد برفروزد۔ ہر آنکس پف کند رششں بسوزد

جو کہ بھی اولاد علیؑ سے بغاوت کرے گا یا ان کے سامنے سر اٹھائے گا وہ ذلیل و خوار ہوگا۔

اور جس چراغ کو ایزد متعال نے خود جلایا ہو جو بھی اس کو بجھانے کی کوشش کرے گا وہ اپنی داڑھی جلائے گا۔

مقصد تالیف اس رسالہ شریفہ کے شائع کرنے کا صرف فقہاعظام کے فتاویٰ کو نقل کرنا ہے۔ تاکہ شیعہ ثواب سے محروم نہ ہوجائیں ۔ اور تاج تشیع اور موالات کا تمغہ ان کے سر اور کندھوں پر چمکتا دمکتا رہے اور خورشید ایمان ان کی مساجد اور میناروں سے بصورت اذان ہمیشہ روشنی پھیلاتا رہے اور اپنے وجود کو ثابت کرتا رہے۔

بدعت کیا ہے

بعض بدبختوں نے ولایت علیؑ کی گواہی کو بدعت کہہ کر اذان و اقامت سے ختم کیا ہے۔ یہاں پر دیکھنا یہ ضروری نہیں کہ وہ حقیقتاً" احتیاط کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں یا جبلی دشمنی کے باعث حقیقت پر پردہ ڈالتے اور صرف اپنی ذاتی خواہشات کی وجہ سے بدعت کا بہانہ کیا ہے۔ برحال بہتر یہ ہے کہ اس کلمہ مبارک کے صحیح معنی ہے شیعیان علیؑ کے لیے واضح کریں مجموعی طور پر بطور کلی در اصطلاح شرع اسلام اس چیز کو جو زمانہ رسول اکرمؐ میں کو نہ ہو اس کو بدعت کہتے ہیں۔ حضرت رسولؐ اکرم کی مبارک زندگی کے بعد انسانی زندگی میں بہت ساری نئی چیزیں ایجاد ہوئی ہیں لہٰذا مذکورہ اصطلاح کے

قاعدے پر عمل کرتے ہوئے ہم سب کو بدعت کہہ سکتے ہیں مثلاً" کھانے پینے کی اشیاء میں اتنی زیادہ تبدیلیاں رونما ہوچکی ہیں اور انواع اقسام کے کھانے و مشروبات ایجاد ہو چکے ہیں جن کی تفصیل اس مختصر رسالے میں ممکن نہیں ہے۔ قہوہ ' سگریٹ' چائے ان بدعات میں سے ہیں اس میں تبدیلیاں بالخصوص آج کے دور میں کپڑوں اور ٹوپیوں کے نت نئے رواج سامنے آرہے ہیں اس طرح دشمن کے مقابلے کے لیے تیاریاں نئی شکل میں ہیں نیا اسلحہ ایجاد ہوا۔ توپ ٹینک بکتر بند گاڑیوں سے لے کر بحری بری اور ہوائی اسلحہ اور اس سے آگے ہائیڈروجن بم بلکہ ایٹم بم تک ایجاد ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ذرائع حمل و نقل اور سفر کے ذرائع بھی بالکل بدل چکے ہیں۔ گھوڑوں اونٹوں گدھوں کی جگہ گاڑیوں ریل گاڑیوں بحری جہاز اور کوہ پیکر ہوائی جہازوں نے لے لی ہے اس طرح سینکڑوں حیرت انگیز ذرائع سے صحرا سمندر اور آسمان بھر گئے ہیں اس طرح علاج معالج کے طریقے بھی بدل چکے ہیں' جڑی بوٹیوں مختلف جانوروں کی جگہ اب ٹیکوں گولیوں اور دوسری مفید اقسام نے لے لی ہے سرجری کے طریقے بے ہوش کرنے والی خوشبویں اور کیمیائی ادویہ لیزر وغیرہ کے ذریعے علاج نے طب کو پوری طرح تبدیل کرکے رکھ لیا ہے۔ اس طرح مستقل طور پر تبدیلیاں عمل میں آئیں اس طرح دیگر میجر ایجادات جیسے ٹیلی گراف ٹیلی فون وائرلس ریڈیو بھی اور ٹیلی ویژن وغیرہ انسان اپنے طویل زندگی میں ان کو تمام ایجادات شمار کرنے میں عاجز ہے جب کہ یہ ایجادات اپنے وجود ثابت کررہی ہیں۔ موجودہ دور میں ہماری گفتگو کا انداز کہنا سننا لکھنا سفر کرنا علاج معالجہ جنگ کا طریقہ کار خرید و فروخت سب کا سب

حضرت محمد اکرم ﷺ کے زمانہ کے مقابلے میں یکسر تبدیل ہو چکا ہے اور مذکوۃ اصطلاح کی رو سے یہ سب کا سب بدعت کے زمرے میں آتا ہے اگر تمام بدعات کو حرام قرار دیں تو ہمارے تمام افعال کردار گفت و شنید حرکات و سکنات اور تمام معاملات حرام اور مستوجب عذاب الٰہی ہوں اور ٹھکانہ جہنم ہونا چاہئے لیکن حقیقت یہ ہے ہر حادث بدعت نہیں اور ہر بدعت باعث کفرو ضلالت نہیں بلکہ اختراعات صنائع اور مجموعی طور پر ہر وہ حادث جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ کے بعد وجود میں آیا اور اسے شرعی قوانین اصطلاح کے ذریعے پرکھا جاتا ہے اور اس کا حرام واجب مستحب مکروہ یا مباح ہونے کا حکم شرعی اصطلاع کے ذریعہ استنباط احکام کا تطابق مجتہدین کے فرائض منصبی میں آتا ہے۔ عام لوگوں کو اس میں مداخلت کا حق نہیں اور وہ اس میں رائے نہیں دے سکتے۔ کیونکہ عوام اس شرعی قوانین اور اصطلاحات سے آگاہ نہیں ہوتے۔ پس وہ معروف معانی جو بدعت کے ہیں جس کی وجہ سے کفرو سزا لازم آتی ہے اس حادث کو کہتے ہیں جو اسلام و شریعت احکام کے برخلاف ہو۔ وگرنہ کچھ ایسی چیزیں ہیں جو بعد میں آئیں مگر باعث ثواب دنیاوی اور آخروی اور وسیلہ سعادت الدارین ہے شاید احکام خمسہ کی رد سے بدعت کی بھی پانچ اقسام ہیں۔ مثلاً" واجب ' حرام ' مستحب ' مکروہ' مباح' علامہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شریعت میں بدعت اس چیز کو کہتے ہیں جو زمانہ رسالت مابؐ میں موجود نہ ہو اور پانچ اقسام پر وہ مبنی ہے ' واجب ' حرام' مستحب ' مکروہ' مباح اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ حادث کو قواعد سے مطابقت دیں اگر وہ حادث اس قانون کی سے ضروری ہو تو واجب اور اس

طرح تمام احکام پر کرے

صاحب مجمع البحرین مادہ بدع کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ شارع حدیث فرماتے ہیں کہ بدعت کی دو اقسام ہیں بدعت ھدیٰ یعنی ہدایت کرنے والی کرنے والی چیز نمبر2 بدعت ضلال یعنی گمراہ کرنے والی بس وہ امور۔ جو امر الہی اور سنت پیغمبرؐ کے خلاف حادث ہوئے ہوں باعث مذمت اور انکار ہیں اور وہ امور جو قوانین شریعہ احکام الھیہ اور فرمان پیغمبرؐ کے مطابق حادث ہوئے ہوں تو قابل ستائش و مدح ہیں یہاں تک کہ فرماتے ہیں اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا اس کے متعلق فرماتے ہیں جو کوئی بھی نیک طریقہ پیچھے چھوڑ جائے گا۔ اس کا اجر اس کے لیے محفوظ رہے گا اور اس پر عمل کرنے والے کو ثواب تا روز قیامت ملے گا۔ اب ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہیں اور شہادت ولایت علیؑ کو اذان و اقامت کے حوالے سے دیکھتے ہیں ہیں بقول منکرین کے اگر یہ بدعت ہے تو آیا یہ بدعت ھدیٰ ہے یا بدعت ضلال ہے۔

لیکن اس سے پہلے جاننا ضروری ہے کہ شہادت ثالثہ کا ذکر یعنی اشھدان علیا" ولی اللہ فی نفسہ بدعت نہیں ہے بلکہ یہ قرآن و سنت میں موجود ہے اور حضرت ذوالجلال نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے لہٰذا شہادت ولایت عین حق و حقیقت ہے اور فی الواقع یہ توحید و نبوت پر گواہی سے الگ نہیں ہے۔

اور جو بھی آیت شریف انماو لیکم اللہ..... کا انکار کرے اور علی علیہ السلام کی ولایت کو توحید اور نبوت سے الگ کرے تو ایسے شخص کے ایمان اور اسلام میں شک کرنا چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ معروف حدیث من کنت مولا فھذا علی مولا جو غدیر خم کے مقام پر فرمائی اور ہزاروں

دیگر احادیث جو مختلف مقامات پر ارشاد فرمائی اس کی نفی ناقابل انکار دلیل ہے
اب جبکہ معلوم ہو چکا ہے کہ ولایت علی علیہ السلام کا اقرار بدعت نہیں بلکہ ضروریات میں سے ہے اور واجبات مسلمین میں جیسا کہ کتاب سنت سے ثابت ہے۔ یہ گواہی توحید ونبوت کی شہادت کے زمرے میں آتی ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ علی ولی اللہ اذان و اقامت میں اس نیت کے ساتھ پڑھنا کہ مستحب ہے یا ترجیح ہے۔ یا کہ بقصد جزیت کیا حکم رکھتا ہے۔

ہم اعتراف کرتے ہیں کچھ عبادات توقیفیہ ہیں یعنی مسلمانوں کا فرض ہے اور وہ اس کے مکلف ہیں کہ وہ عبارات جس طرح شریعت مطہرہ سے نقل ہوئی ہیں اس طرح خدا کی عبادت انجام دیں۔ کسی کو اس کی تشریح کا کوئی حق نہیں اور قیاس استحسان کے ذریعے اس میں کمی یا زیادتی نہیں کی جاسکتی اذان و اقامت بھی مستحب عبادات میں سے ہے جس کے تمام فقرات شرع مقدس میں ضبط و تحریر ہیں ان میں سے نہ کسی کو حذف کیا جاسکتا ہے نہ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ کلمہ حی علی خیر العمل کا اذان میں سے حذف کرنا اور اس کی جگہ الصلوٰۃ خیر من النوم ہر دو وبدعت ضلال و تشرع باطل ہے یعنی حی علی خیر العمل کا اذان سے نکالنا یہ بدعت ہے اور الصلوٰۃ خیر من النوم کا داخل کرنا بدعت ہے اور یہ جس حال میں انجام پذیر یعنی حی علی خیر العمل نکال دیا جائے اور الصلوٰۃ خیر من النوم کو اذان اور اقامت میں داخل کیا جائے۔ یہ اذان و اقامت کو کو غلط کرتی ہے۔ اور پڑھنے والون کو عذاب الہٰی ہو گا۔

لیکن علما اسلام و فقہا جعفریہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اذان و اقامت میں کسی قسم کے اضافی کلمات کلام جو قصد کے بغیر ہو کوئی حرج نہیں وہ اذان

و اقامت کے بطلان کا باعث نہیں مثال کے طور پر اذان کے دوران مختصر بات کرنا یا حیوان کا ہانکنا کوئی حرج نہیں ہے اور یہ بدعت بھی نہیں ہے۔ اگرچہ نمازی اپنی عادت کے باعث ہمیشہ اذان و اقامت کے دوران زیادہ وقفے کے بغیر اس طرح کی عبادت کی حالت سے فارغ نہ ہو تو بدعات کرے کہ جو شیعہ علما کا اتفاق ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس صورت میں یہ حلال زادہ کس طرح یہ علی ولی اللہ کو بقصد استحبات و رجحان پڑھنے کو بدعت سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ گواہی اذان کو باطل کر دیتی ہے اور عذاب کا مستوجب بھی ہے اور اس کے ساتھ ہی مستحب اعمال کا نماز اور دوسری واجب عبادات میں بجا لانے کو جائز سمجھتا ہے۔ لیکن کلمہ مبارکہ علی ولی اللہ کا پڑھنا اس کے نزدیک بدعت اور گناہ ہے۔ ان ھو الا زور و بہتان مبین

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ فرمان موجود ہے کہ (اذا قال احد کم لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلیقل علی امیرالمومنین) علی ولی اللہ کا ہر جگہ پڑھنے کو جائز بنا دیتا ہے۔ اس روایت سے وجوب کا استنباط نہ بھی ہو تو کم از کم مستحب کا استنباط تو ضرور ہوتا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صلاحیت عموم خصوص میں جواز پر دلالت کرتی ہے۔ جیسا کہ صاحب جواہر تحریر فرماتے ہیں۔ بلکہ علماء ابرار اور فقہاء اخیار میں سے کچھ نے شہادت ثالثہ کا نماز اور تشہد میں ذکر کرنا جائز اور مستحب سمجھا ہے۔ چنانچہ حضرت ایت اللہ شیخ مرتضیٰ آل یٰسینؒ واضح طور پر تحریر فرماتے ہیں اور حضرت آیتہ اللہ شیرازیؒ کے فتویٰ سے بھی یہی مفہوم ظاہر ہوتا ہے اور بعض ثقات سے ہم نے سنا

حضرت آیتہ اللہ شیرازی بزرگ سے بھی یہ سوال کیا گیا تو انہوں نے بھی ولایت کی گواہی تشہد میں بقصد رجحان کا فتویٰ صادر فرمایا اس سب کے علاوہ شیعہ مجتہدین مراجع عظام اور فقہاء کرام کا اذان و اقامت میں مستحب کے طور پر علی ولی اللہ پڑھنے پر اتفاق ثابت ہے۔ اور بعض نے اس جملے سے واولادہ المعصومین کو الگ کرنے کو مستحب اور راجح سمجھا ان تمام فقہا امامیہ نے جو علی ولی اللہ کو اذان و اقامت میں مستحب سمجھتے ہیں اپنے اپنے رسالوں میں ذکر فرمایا حتیٰ کہ اس کا تلفظ بھی کیا ہے ہم ان کے اسما گرامی ذیل میں درج کر رہے ہیں۔

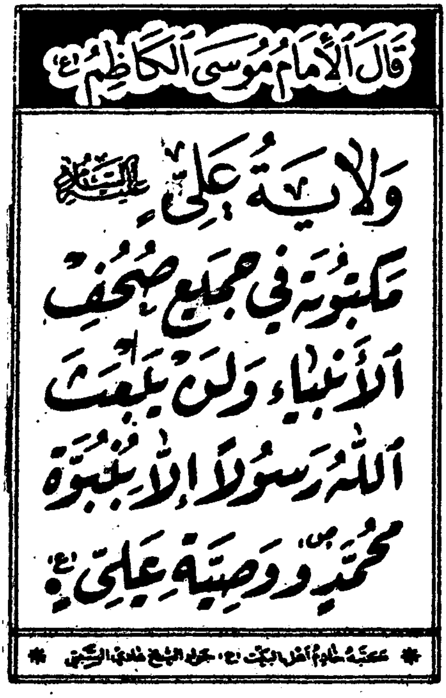

فتاویٰ حضرات مجتہدین عظام

علی ولی اللہ در اذان و اقامت

عالمین کے پیشوا اور شیعوں کے مقتدا حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان جو کہ قاسم سے احتجاج طبرسی میں مروی ہے۔

اذا قال احد کم لاالہ الااللہ محمدؐ رسول فلیقل علی امیرالمومنین اور اس طرح دیگر روایات موجود ہیں۔

نمبر۱= مرحوم صاحب جواہر نے اپنے رسالے نجات العابدین میں اس کا ذکر فرمایا ہے اس پر مرحوم اخوند مولیٰ محمد کاظم خراسانی اعلیٰ اللہ مقامہ نے حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔ اور اس طرح لکھتے ہیں۔ مستحب ہے کہ جب آنحضرتؐ کا اسم شریف لیا جائے تو آلؑ محمدؐ پر درود پڑھا جائے اور شہادتین کی تکمیل حضرت امیرالمومنینؑ کی شہادت ولایت سے ہوتی ہے۔

نمبر2= اس طرح مرحوم صاحب جواہر کے 1318 ھ میں شائع ہونے والے رسالے میں ذکر بھی آیا ہے اور مرحوم آیت اللہ حسن شیرازیؒ کبیر حضرت اکبر اللہ شیخ مرتضیٰ انصاریؒ اور حضرت آیت اللہ محمد طہؒ نے بھی حاشیہ تحریر فرمایا ہے ۔ اور اس میں بھی شہادت ثالثہ کا اذان و اقامت میں پڑھنا مستحب قرار دیا ہے۔

نمبر3= مرحوم شیخ مرتضیٰ انصاریؒ کا رسالہ جو فارسی مین ہے۔ اس میں بھی اذان و اقامت کا ذکر اسی طرح آیا ہے۔

نمبر4= آیت اللہ شیخ شربیانیؒ نے بھی اپنے رسالے میں اس طرح لکھا۔

نمبر 5= آیت اللہ مرحوم سید مہدی حیدرؒ نے اپنے رسالے میں راجح باستحباب شہادت امیرالمومنین مستحب ہے ناکہ بقصد جزئیت

نمبر 6= حضرت آیت اللہ میرزا تقی شیرازیؒ اپنے رسالہ جو عربی میں ہے لکھتے ہیں جب آنحضرتؐ کا اسم مبارک کا ذکر کیا جائے تو آلؑ محمدؐ پر درود پڑھا جائے + آلؑ محمدؐ پر درود مستحب ہے اور - اکمل شہادتیں شہادت ولایت علیؑ امیرالمومنین ہونے پر اذان و اقامت میں مشروط ہے۔

نمبر 7= آیت اللہ السید محسن حکیمؒ نے منہاج الصالحین میں اسی طرح بیان کیا ہے۔

نمبر 8= مرحوم آیت اللہ میرزا نائینیؒ نے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔

نمبر 9= حضرت آیت اللہ مرحوم سید کاظم یزدی اعلیٰ اللہ مقامہ نے اپنے رسالہ فارسی میں اسی طرح بیان فرمایا ہے۔

نمبر 10= مرحوم آیت اللہ حسین بن محمد الحسینیؒ نے اپنے رسالہ میں یہی بیان کیا ہے۔

نمبر 11= حضرت آیت اللہ العظمیٰ مولیٰ الحاج میرزا علی آغا الاحقاقیؒ نے اپنے رسالہ منہاج الشیعہ میں فرمایا ہے نبوت کی گواہی کے بعد حضرت امیرالمومنین کی گواہی مستحب موکدہ ہے کیونکہ یہ عقائد و ایمان کا رکن ہے اور حق و باطل کے درمیان پہچان کا ذریعہ ہے۔

نمبر 12= حضرات آیت اللہ میرزا حسینی لواثانیؒ فرماتے ہیں اگر شہادتیں کے بعد اشہدان امیرالمومنین واولادہ المعصومینؑ حجج اللہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے بلکہ یہ دونوں شہادتوں کی تکمیل ہے کی تکمیل ہے۔

البتہ اذان و اقامت کا ضروری اجزا میں سے نہیں۔
نمبر13= حضرت آیت اللہ فیروز آبادیؒ نے بھی اپنے رسالہ میں بھی اسی طرح لکھا ہے۔
نمبر14= حضرت آیت اللہ شیخ عبداللہؒ ممقانی نے اپنے رسالہ منہاج الرشاد میں بیان فرمایا ہے۔
نمبر15= مرحوم آیت اللہ حاج حسین قمیؒ نے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔
نمبر16= حضرت ایت اللہ العظمٰی حاج سید حسین برو جردی مدظلہ العالی اسی طرح فرماتے ہیں ولایت حضرت امیرالمومنینؑ کی گواہی اذان کا حصہ نہیں لیکن ترجیح کی نیت یا حضرت محمدؐ کے ذکر کے بعد اس کا ذکر کرنا بہت اچھا ہے۔
نمبر17= حضرت آیت اللہ سید عبدالھادیؒ شیرازی تحریر فرماتے ہیں کہ شہادتین کے بعد اذان واقامت میں شہادت ولایت امیرالمومنین مستحب ہے اور اس کے ذکر کرنے سے اجر اور ثواب جزیل حاصل ہو گا جس کا ذکر روایات اور فتاویٰ علماء حقہ میں ہوا ہے۔ واللہ ہادی اللہ سواء سبیل
نمبر18= حضرت آیت اللہ حسن صدرؒ اپنے رسالہ مسائل مھمہ میں فرماتے ہیں کہ آنخضرتؐ کے ذکر کے ساتھ صلوات آلؑ محمدؐ پر پڑھنا اور اذان و اقامت میں شہادت ولائت علیؑ مستحب ہے۔
نمبر19= حضرت آیت اللہ شیخ محمد حسن مظفری اپنے رسالہ وجیزۃ المسائل میں اس طرح فرماتے ہیں مستحب ہے کہ آنخضرتؐ کے اسم شریف ذکر کے بعد آلؑ محمدؐ پر درود پڑھا جائے اور شہادتین کے بعد شہادت امیرالمومنینؑ دی جائے کیونکہ امام صادق فرماتے ہیں اذا قال احد کم لاالہ اللہ ۔الخ۔

نمبر20= مرحوم آیت اللہ سید محمد حجت کوہ کمری اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتے ہیں کہ بدون قصد جزیت ازان شہادت ولایت مثل ذکر فضائل ائمہ طاہرین علیھم اسلام بہت خوب اور مستحسن ہے۔

خصوصا" آنحضرتؐ کے ذکر کے بعد ذکر کیا جائے۔

نمبر21= مرحوم آقا حاج آغا رضا ہمدانی اپنی کتاب مصباح الفقیھہ کے کتاب الصلوات میں شیخ صدوقؒ علیہ الرحمہ کا قول نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر شیخ طاب ثراہ اور علامہ قدس سرہ روایات کو شاذو نادر نہ فرماتے تو شیخ صدوق ان کے بارے میں بعد گواہی ریبے جانے کا ذکر نہ کرتے تو ممکن ہے ہم پابند ہوئے اور امیرؑ کی ولایت کی گواہی اور ذکر محمدؐ و الؑ محمدؐ کو جز ازان و اقامت کہتے۔

نمبر22= حضرت سند الاعلام حجتہ الاسلام آقا محمد میرزا ثقہ الاسلامؒ رسالہ علیہ میں اس طرح فرماتے ہیں کہ والہ خیرالبریہ اور ولایت پر گواہی جز ازان و اقامت تو نہیں اور نہ اس کو جز کی نیت سے پڑھ جائے گا لیکن قوابت مطلقہ اور مستحب ہونے کی نیت سے جائز ہے اگرچہ بعض علماء نے اس سلسلے میں نقل ہونے والی روایات کو شاذ لکھا گیا ہے لیکن بعض روایات خصوصا" قاسم سے مروی روایت حجاج طبری میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ اذاقال لاالہ اللہ معروف قاعدے کی روشنی میں بعض عمومات مستحب ہونے پر ولالت کرتی ہیں چنانچہ اولیٰ و احوط اور احوط یہ ہے کہ شہادت رسالت کے بعد محمدؐ والؑ محمدؐ پر صلوات پڑھی جائے۔

نمبر23= مرحوم صاحب ریاض رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب ریاض میں فرماتے

ہیں۔ کہ بعض روایات سے استنباط ہوتا ہے کہ رسالتؐ کی شہادت کے بعد ولایت علیؑ کی گواہی دینا مستحب ہے۔

نمبر24= شہید اول اور ثانی اعلیٰ اللہ مقامہ اپنی کتاب لمعہ دمشقیہ میں اذان و اقامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ولایت پر گواہی اگرچہ حال حقیقت یہ ہے کہ سب احکام ایمان میں سے ہیں نہ کہ اجزاء اذان میں سے اور اگر کوئی شہادت ولایت اور ذکر آلؑ محمدؐ پڑھے لیکن اس کی نیت جزکی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

نمبر25= شیخ طبرسی اپنی کتاب احتجاج میں لکھتے ہیں کہ اگر موذن اذان و اقامت میں شہادت ثالثہ پڑھے لیکن اس کی نیت جز اذان و اقامت کی نہ ہو تو کوئی گناہ نہیں کیونکہ علماء نے اذان و اقامت میں بات کرنے کو جائز قرار دیا ہے جبکہ شہادت ثالثہ جو کہ دعا و اذکار میں سب سے افضل عبادت ہے۔

نمبر26= مرحوم صاحب حدایق شیخ طبرسی کے قول کو اپنی کتاب میں تصدیق کرتے ہوئے لکھے میں کہ جید ہے۔

نمبر27= صاحب جواہر رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب جواہر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ شہادت ثالثہ کا اذان و اقامت میں پڑھنے کا کوئی حرج نہیں لیکن جز اذان کی نیت نہ ہو بلکہ نقل روایات کی وجہ سے پڑھ رہا ہے اور شہادت ثالثہ کا ذکر کسی بھی طرح اذان کے مولات و ترکیب پر اثر انداز نہیں ہوتا بلکہ اس کا حکم اسی طرح ہے جس طرح آپ محمد وال محمد علیہم السلام پر درود پڑھتے ہیں یہاں تک تحریر فرماتے ہیں بلکہ اگر مسالمت علما نہ ہوتی تو امکان یہی تھا کہ

شہادت ثالثہ کا جز اذان ہونے کا دعویٰ جواز خصوصی میں صلاحیت عموم کے مصداق صحیح ہوتا

نمبر28= مرحوم بحرالعلومؒ اپنے منظومہ میں شہادت ثالثہ کے مستحب ہونے کے متعلق فرماتے ہیں اکمل الشہادتیں بالتی ۔ قداکمل الدین بھافی الملتہ

ترجمہ = اور مکمل کرو دونوں شہادتوں (توحید اور رسالت) کو اس چیز کے ذریعے جس سے دین کامل ہوا ہے یعنی ولایت امیرالمومنین علی علیہ السلام کے اقرار کے ساتھ۔

نمبر29= حضرت ایت اللہ مرحوم الحاج میرزا موسیٰ آقا احقاقی اسکوئی اعلی اللہ مقامہ اپنے رسالے ۔ "لطائف الدرر" میں فرماتے ہیں نبوت کی گواہی کے بعد ولایت حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی گواہی اگرچہ اذان و اقامت کا حصہ نہیں لیکن دین و ایمان کا رکن ہے اور اس کا اذان و اقامت میں پڑھنا مستحب ہے۔

نمبر30= حضرت ایت اللہ العظمیٰ شیخ مرتضیٰ ال یاسین حضرت السید عبدالطیف ادام اللہ بقاہٗ کی مطبوعہ بغداد کتاب صحیفتہ البیضا پر اپنے تعلیقہ میں ارشاد فرماتے ہیں جس کی بغیہ عبادت یہ ہے کہ حضرت جد بزرگوار پدر مقدس اور برادر محترم قدس اللہ اسرارہم سب کے سب اس پر متفق ہیں کہ اگر فصل اذان و اقامت کی نیت کے بغیر شہادت ثالثہ اذان و اقامت میں پڑھی جائے تو یہ بالکل جائز ہے ہماری رائے بھی یہی ہے بلکہ شہادت ثالثہ کا ذکر مستحب مطلق ہے نماز (یعنی تشہد) میں بھی۔

ان علماءِ اعلام اور مجتہدینِ عظام کے نام جنہوں نے شہادت ثالثہ کا اذان و اقامت میں ذکر مستحب قرار دیا ہے

۱ حضرت آیتہ اللہ مرحوم محمد باقر مجلسیؒ
۲ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ یوسف بحرائیؒ
۳ حضرت آیتہ اللہ مرحوم الاغا البہبائیؒ
۴ حضرت آیتہ اللہ مرحوم بحر العلومؒ
۵ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ جعفر کبیرؒ
۶ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ محمد رضا نجفیؒ
۷ حضرت آیتہ اللہ مرحوم سید علی طباطبائیؒ
۸ حضرت آیتہ اللہ مرحوم محقق قمیؒ
۹ حضرت آیتہ اللہ مرحوم نراقیؒ
۱۰ حضرت آیتہ اللہ مرحوم میرزا کرباسیؒ
۱۱ حضرت آیتہ اللہ مرحوم صاحب جواہرؒ
۱۲ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ مرتضٰی انصاریؒ
۱۳ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ مشکو رجولاویؒ
۱۴ حضرت آیتہ اللہ مرحوم ملا آقا دربندیؒ
۱۵ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ مہدی خالصیؒ
۱۶ حضرت آیتہ اللہ مرحوم سید علی بحر العلومؒ

۱۷ حضرت آیتہ اللہ مرحوم سید حسین ترکؒ
۱۸ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ جعفر شوستریؒ
۱۹ حضرت آیتہ اللہ مرحوم میرزا محمد حسن قمیؒ
۲۰ حضرت آیتہ اللہ مرحوم آخوند ملا محمد حجتہ الاسلامؒ تبریزی
۲۱ حضرت آیتہ اللہ مرحوم مرزا محمد حسینؒ حجتہ الاسلام تبریزی
۲۲ حضرت آیتہ اللہ مرحوم میرزا محمد تقیؒ حجتہ الاسلام تبریزی
۲۳ حضرت آیتہ اللہ مرحوم میرزا اسماعیلؒ حجتہ الاسلام تبریزی
۲۴ حضرت آیتہ اللہ مرحوم فاضل امیروائیؒ
۲۵ حضرت آیتہ اللہ مرحوم میرزای شیرازیؒ
۲۶ حضرت آیتہ اللہ مرحوم زین العابدین حایریؒ
۲۷ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شہرستانیؒ
۲۸ حضرت آیتہ اللہ مرحوم محمد علی ابنؒ صاحب حاشیہ
۲۹ حضرت آیتہ اللہ مرحوم سید اسماعیل نوریؒ
۳۰ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شرپیائیؒ
۳۱ حضرت آیتہ اللہ مرحوم حاج آغا رضا ہمدانیؒ
۳۲ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ محمد طہؒ
۳۳ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ حسن ممقانیؒ
۳۴ حضرت آیتہ اللہ مرحوم سید محمد بحرالعلومؒ
۳۵ حضرت آیتہ اللہ مرحوم میرزا حسین خلیلیؒ
۳۶ حضرت آیتہ اللہ مرحوم آخوند محمد کاظم خراسانیؒ

۳۷ حضرت آیتہ اللہ مرحوم حاج میرزا شفیعؒ ثقتہ الاسلام

۳۸ حضرت آیتہ اللہ مرحوم حاج میرزا موسیٰؒ ثقتہ الاسلام

۳۹ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ عبداللہ مازندرانیؒ

۴۰ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ محمد تقی آقا نجفیؒ

۴۱ حضرت آیتہ اللہ مرحوم ملا محمد علی امامیؒ

۴۲ حضرت آیتہ اللہ مرحوم حاج میرزا علی آقا طباطبائیؒ

۴۳ حضرت آیتہ اللہ مرحوم میرزا رضا آقا معین الاسلامؒ

۴۴ حضرت آیتہ اللہ مرحوم میرزا احمد آقا عمید الاسلامؒ

۴۵ حضرت آیتہ اللہ مرحوم ابوالقاسم اردو آبادیؒ

۴۶ حضرت آیتہ اللہ مرحوم میرزا محمد علی چہاردھیؒ

۴۷ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ محمد جواد جولادیؒ

۴۸ حضرت آیتہ اللہ مرحوم حاج سید مصطفیٰ حایری اسکوئیؒ

۴۹ حضرت آیتہ اللہ مرحوم سید مہدی حیدرؒ

۵۰ حضرت آیتہ اللہ مرحوم سید محمد کاظم یزدیؒ

۵۱ حضرت آیتہ اللہ مرحوم مرزا محمد تقی شیرازیؒ

۵۲ حضرت آیتہ اللہ مرحوم سید اسماعیل صدرؒ

۵۳ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ الشریعہؒ

۵۴ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ احمد کاشف الغطاءؒ

۵۵ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ عبدالنبی نوریؒ

۵۶ حضرت آیتہ اللہ مرحوم سید محمد فیروز آبادیؒ

۵۷ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ شعبان رشتی ؒ
۵۸ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ عبداللہ مقانی ؒ
۵۹ حضرت آیتہ اللہ مرحوم سید حسن صدر ؒ
۶۰ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ اردبیلی ؒ
۶۱ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ ابو خمسین ؒ
۶۲ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ محمد ابن غیشاں ؒ
۶۳ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ موسیٰ ابو خمیس ؒ
۶۴ حضرت آیتہ اللہ مرحوم سید محمد مہدی صدر ؒ
۶۵ حضرت آیتہ اللہ مرحوم مرزای نائینی ؒ
۶۶ حضرت آیتہ اللہ مرحوم سید ابوالحسن اصفہانی ؒ
۶۷ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ محمد حسین اصفہانی ؒ
۶۸ حضرت آیتہ اللہ مرحوم الحاج آقا حسین قمی ؒ
۶۹ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ محمد رضا آل یاسین ؒ
۷۰ حضرت آیتہ اللہ مرحوم سید صدر الدین صدر ؒ
۷۱ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ عبدالحسین رشتی ؒ
۷۲ حضرت آیتہ اللہ مرحوم شیخ محمد حسین کاشف الغطاء ؒ
۷۳ حضرت آیتہ اللہ مرحوم سید محمد حجت کوہ کمری ؒ
۷۴ حضرت آیتہ اللہ مرحوم میرزا محمد باقر احقاقی اسکوائی ؒ
۷۵ حضرت آیتہ اللہ مرحوم الحاج میرزا محمد موسیٰ احقاقی اسکوئی ؒ
۷۶ حضرت آیتہ اللہ العظمیٰ الحاج میرزا علی آقا احقاقی اسکوئی ؒ

۷۷ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی الحاج آقا حسین بروجردیؒ

۷۸ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی سید محسن آل حکیمؒ

۷۹ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی میرزا محمد ثقتہ الاسلامؒ

۸۰ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی السید حسین الحمامیؒ

۸۱ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی سید محمد جواد تبریزی

۸۲ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی شیخ محمد حسن مظفرؒ

۸۳ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی سید عبدالہادی شیرازیؒ

۸۴ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی شیخ عبدالکریم زنجانیؒ

۸۵ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی شیخ حسین حلیؒ

۸۶ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی سید ابوالقاسم خوئی

۸۷ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی سید علی مددؒ

۸۸ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی سید محمود شاہرودیؒ

۸۹ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی سید آغا شیرازی

۹۰ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی شیخ میرزا باقر زنجانیؒ

۹۱ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی سید محمد بغدادیؒ

۹۲ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی شیخ مرتضٰی آل یاسینؒ

۹۳ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی شیخ حسن خاقانیؒ

۹۴ حضرت آیتہ اللہ العظمٰی شیخ علی کاشف الغطاءؒ

اور دوسرے سینکڑوں ایسے مجتہدین عظام اور حجج الاسلام جن کے نام اس وقت میرے ذہن میں نہیں۔

وہ افراد جو اذان و اقامت میں سے شہادت ثالثہ کو حذف کرتے ہیں۔

(۱) حنفی (۲) شافعی (۳) مالکی (۴) حنبلی (۵) وھابی (۶) اور وہ تمام افراد جو اس عمل میں مذکورہ افراد کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔

قال الامام محمد الجواد ع

والله ان في السماء لسبعين صفا من الملائكة لو اجتمع اهل الارض كلهم يحصون عدد كل صف منهم ما احصوهم وانهم ليدينون بولايتنا.

خطیب شہیر علامہ السید عبداللطیف کی کتاب صحیفتہ البیضاء ص ۲۳ طبع بغداد عراق

اس کتاب پر حضرت ایت اللہ السید عبدالھادی حسینی شیرازی حضرت ایت اللہ السید مھدی حسینی شیرازی حضرت ایت اللہ الشیخ مرتضٰی ال یٰسین ادام اللہ ظلھم العالی نے تقاریظ تحریر فرمائی ہیں۔

مستحب در واجب

اولین مستحب نماز میں نمازی کا استعاذہ کرنا ہے تکبیرہ الاحرام کے بعد اور قرات سے پہلے اس طرح سے کہے کہ "اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم

دوسرا مستحب یہ ہے کہ رکوع اور سجدہ میں جانے سے پہلے اور سر اٹھانے کے بعد نمازی تکبیر کہے (اللہ اکبر) اس طرح ہر نماز چار رکعت والی نماز میں بیس مرتبہ اور تین رکعتی نماز میں پندرہ مرتبہ اور دو رکعت والی نماز میں دس مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے جو کہ مستحب ہے۔

سوم ۔ یہ بھی مستحب ہے کہ دوسری رکعت میں رکوع پر جانے سے پہلے نمازی قنوت پڑھے اگرچہ قرآن کریم کی ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔

چہارم ۔ نمازی کیلئے مستحب یہ ہے کہ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ یا الحمد للہ رب العالمین پڑھے۔

پنجم ۔ مستحب یہ ہے کہ نمازی رکوع و سجود میں تسبیح رکوع و سجود کے بعد محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود پڑھے۔

ششم ۔ نماز کے دوران چھٹا مستحب یہ ہے کہ نمازی تشہد میں بیٹھتے وقت

سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد اور اقرار شہادت توحید و رسالت سے پہلے الحمد للہ کہے یا بسم اللہ وخیر الاسماء للہ پڑھے۔
ہفتم۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات اربعہ کے بعد استغفار کرنا بھی مستحب ہے۔
ہشتم۔ تسبیحات اربعہ کا تین یا پانچ مرتبہ مستحب ہے جبکہ واجب صرف ایک مرتبہ۔
نہم۔ نماز میں بحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد پڑھنا بھی مستحب ہے۔
دہم۔ نماز کے دوران دعا اور آخری سجدہ میں دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔
یازدہم۔ مستحب ہے کہ جب نماز کے دوران رسول خدا کا اسم مقدس آئے آل محمدؐ پر صلوات پڑھی جائے۔
دوازدھم۔ مستحب ہے کہ اسلام علیک ایھاالنبی پڑھے جبکہ یہ تشہد کے توابع میں سے ہے۔
یہ بارہ مستحبات نماز میں ہیں اگر شہادت ثالثہ کے مخالفین یہ دلیل لائیں کہ اشھد ان امیر المومنین علیا" ولی اللہ کا اذان و اقامت میں کہنے سے جہال (مخالفین) کہیں گے کہ یہ اذان کا حصہ ہے تو یہ مناسب یہ ہے کہ یہ بارہ مستحبات جن کا ذکر ہوا ہے ان کو نماز میں پڑھنے سے منع کر دیں اس لئے اکثریت ایسے افراد کی ہے جو ان مستحبات کو جزء نماز سمجھتے ہیں اور یہ ضروری ہے کہ مذکورہ مستحبات کا نماز کے حصے کی نیت سے پڑھنا نماز کو باطل کر دیتا ہے پس وہ کیا وجوہات ہیں جن کی وجہ سے وہ سب مستحبات کو نماز سے حذف کرنے کیلئے نہیں کہتے مگر اس عمل مستحب

میں مستحب فقرے کو علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی کو اذان اور اقامت میں پڑھنے سے منع کرتے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ مرحوم مجلسی رحمتہ اللہ علیہ اور انکے معاصراور دیگر علماء اعلام کی رائے یہ ہے کہ اگر کوئی اشھدان علیا ولی اللہ کو اذان و اقامت کا حصہ سمجھ کر اس پر عقیدہ رکھتا ہے پھر بھی کوئی حرج نہیں ہے اور اسی طرح اگر کوئی اذان و اقامت کے دوران دیگر بات ہی کرے تو اذان و اقامت باطل نہیں ہوتی لیکن نماز میں کسی قسم کا تکلم نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

صحیفتہ البیضاء کا اقتباس مکمل ہوا

فاعتبروا یا اولی الابصار

ان تمام مقدمات کے بعد بھی اگر کوئی مقدس نما اذان و اقامت میں علی ولی اللہ کہنے سے فرار کرے یا اس کے جائز ہونے پر عدم رجحان کسی قسم کا شک و شبہ کرے یا اس کیلئے یہ بہانہ کرے کہ مسلمانوں کا اتفاق یا برادران اہل سنت کے دلوں کو اپنی جانب راغب کرنا ہے یا مذاہب اربعہ کے آئمہ کو خوش کرنے کیلئے اس مقدس فقرے کو حذف کریں یا پڑھنے سے اجتناب کریں اسی صورت میں یہ کہا جائے گا کہ ایسا فرد نہروان کے سرکردہ کی اولاد میں سے ہے اور بغیر کسی شک کے اس کے نطفہ میں کوئی خلل ہے برادران اہل سنت الصلوٰۃ خیر من النوم کو جسے حضرت عمرؓ نے جاری کیا اذان سے الگ کرنے پر آمادہ نہیں لیکن یہ بیوقوف خالصی لعنہ جوکہ بظاھرا شیعہ بنا ہوا ہے یہ کہتا ہے کہ ہم اتحاد ملی یکجہتی کیلئے شہادت ثالثہ کو جوکہ قرآن کے موافق اور فرمان حضرت صادق علیہ السلام کے مطابق ہے حذف کرتے ہیں یہ اس

(خالصی مقصر) کا ضعف نفس کمزوری ایمان و ارکان کا اظہار ہے جو واضح نظر آتا ہے۔ وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین نارا احاط بهم سرادقها وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمهل یشوی الوجوه بئس الشراب وسائت مرتفقا ان الذین امنو وعملوا الصالحات انا لا نضیع اجر من احسن عملا ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار الحمد لله الذی جعلنا من المتمسکین بولایته علی امیر المومنین واولاده المعصومین وفاطمته الصدیقته الطاهره صلوات الله علیهم اجمعین والسلام علی من اتبع الهدیٰ

میرزا عبدالرسول احقاقی اسکوئی
۱۳۳۴ شمسی ۱۲۷۵ قمری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَيُرِيدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ
لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

الانفال آیت ۸

احقاق الحق و ابطال الباطل

مذہب حقہ شیعہ خیر البریہ کے خلاف لکھی گئی طاغوتی افکار پر مبنی مسموم کتاب "اصلاح الرسوم" از ملا جو
کے مغالطوں اور سفسطوں پر تحقیقی نظر حرم مقدس تشیع کی نظریاتی حدود کی پاسداری کیلئے مجاہدانہ کاوش

افاداتِ عالیہ

سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین سید العلماء والمتکلمین فخر المحققین

العلامہ المجاہد السید **محمد ابوالحسن** الموسوی المشہدی دام ظلہ العالی علی رؤس المومنین

دار التبلیغ الجعفریہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۰۲۰ اسلام آباد